Express

پاکستان میں ذہنی امراض کی ادویہ کی سالانہ فروخت 3 ارب روپے تک پہنچ گئی

2003-04ء کے دوران مسکن اور خواب آور ادویہ کی فروخت میں بالترتیب 18 اور 137 فیصد اضافہ ہوا

ملکی آبادی کا 3 فیصد شدید ذہنی خلل میں مبتلا ہے' زیادہ تعداد خواتین کی ہے: خودکشی کے واقعات بڑھ گئے

نفسیاتی امراض کے شعبے چند بڑے ہسپتالوں میں ہیں' 10 لاکھ افراد کو ایک ماہر نفسیات میسر ہے

اسلام آباد (پ ر) پاکستان میں نفسیاتی اور ذہنی امراض میں اضافہ ہو رہا ہے جس کے باعث ذہنی / نفسیاتی امراض کیلئے استعمال ہونے والی ادویہ کی فروخت 3 ارب روپے سالانہ تک پہنچ چکی ہے ایک غیر سرکاری ادارے کی رپورٹ کے مطابق 04-2003ء کے دوران ان ادویہ کی فروخت 2 ارب 76 کروڑ روپے تھی جبکہ مسکن ادویہ کی فروخت 82 کروڑ 11 لاکھ روپے رہی جو پچھلے سال کی نسبت 23 فیصد زیادہ تھی جبکہ خواب آور ادویات کی فروخت ایک ارب 36 کروڑ روپے رہی جن میں بالترتیب 18 اور 137 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے اور ذہنی محرک پیدا کرنے والی ادویہ کی فروخت 18 لاکھ 76 لاکھ روپے رہی۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ ان ادویات کا کوئی خاص فائدہ بھی سامنے نہیں آرہا اور عموماً ایسی ادویات کسی مستند ماہر نفسیات کے مشورے کے بغیر استعمال کی جاتی ہیں بلکہ جنرل پریکٹس کرنے والے ڈاکٹر ہی تجویز کرتے ہیں اس طرح ان ادویات کا مریضوں کو فائدہ کم اور ادویہ ساز کمپنی کو زیادہ ہو رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق پاکستان کی پندرہ کروڑ آبادی میں سے ذہنی مریضوں میں خواتین کی تعداد زیادہ ہے ایک اعداد و شمار کے مطابق 25 سے 60 فیصد خواتین اور 10 سے 40 فیصد مرد کسی نہ کسی ذہنی مرض میں مبتلا ہیں۔ اس کے علاوہ تقریباً 30 لاکھ افراد نشہ کے عادی ہیں جبکہ چند برسوں میں خودکشی کے واقعات میں اضافہ ہوگیا ہے اور اب یہ سالانہ 3 ہزار تک ریکارڈ کیا گیا ہے۔ ملکی آبادی کا 3 فیصد شدید ذہنی خلل میں مبتلا ہے۔ دوسری جانب شعبہ صحت کی صورتحال یہ ہے کہ حکومت سالانہ بجٹ کا صرف ایک فیصد صحت کیلئے مختص کرتی ہے۔ ہیلتھ انشورنس کا کوئی تصور نہیں ہے ذہنی اور نفسیاتی امراض کے شعبے چند بڑے ہسپتالوں تک محدود ہے اور ملک بھر میں تقریباً 150 سے 200 مستند ماہر نفسیات ہیں اس طرح تقریباً 10 لاکھ افراد کو ایک مستند ماہر نفسیات میسر ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ملٹی نیشنل کمپنیاں اپنا منافع کھرا کر رہی ہے اور ڈاکٹروں کے ذریعے مہنگے داموں ادویہ فروخت کراتی ہیں اور اس کے بدلے میں ڈاکٹروں کو مراعات دیتی ہیں۔ حال ہی میں ایک کمپنی نے 70 پاکستانی ڈاکٹروں کو غیر ملک کی سیر کروائی جس پر تقریباً 70 لاکھ کا خرچہ آیا۔ آغا خان یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر مراد موسیٰ نے اپنے ایک مضمون میں کہا ہے کہ ''اب یہ کوئی راز نہیں رہا کہ ادویہ ساز کمپنیاں ڈاکٹرز کو تحفے تحائف کے نام بھاری مالی فوائد فراہم کرتی ہیں۔ ان تحائف میں ریفریجریٹر' ٹی وی' کمپیوٹرز' کارپٹ' کلینک کا سامان' بیرون ملک کے دورے شامل ہیں۔ ان چیزوں کی روک تھام کیلئے ضروری ہے حکومت ملکی قوانین کی سختی سے پابندی کرائے۔

ذہنی امراض ادویہ